جلد: 03 شمارہ: 12 - 11

R.N.I.No : WBURD/2017/76433

رہروانِ ادب

کولکاتا

جنوری - جون 2020

شہناز نبی

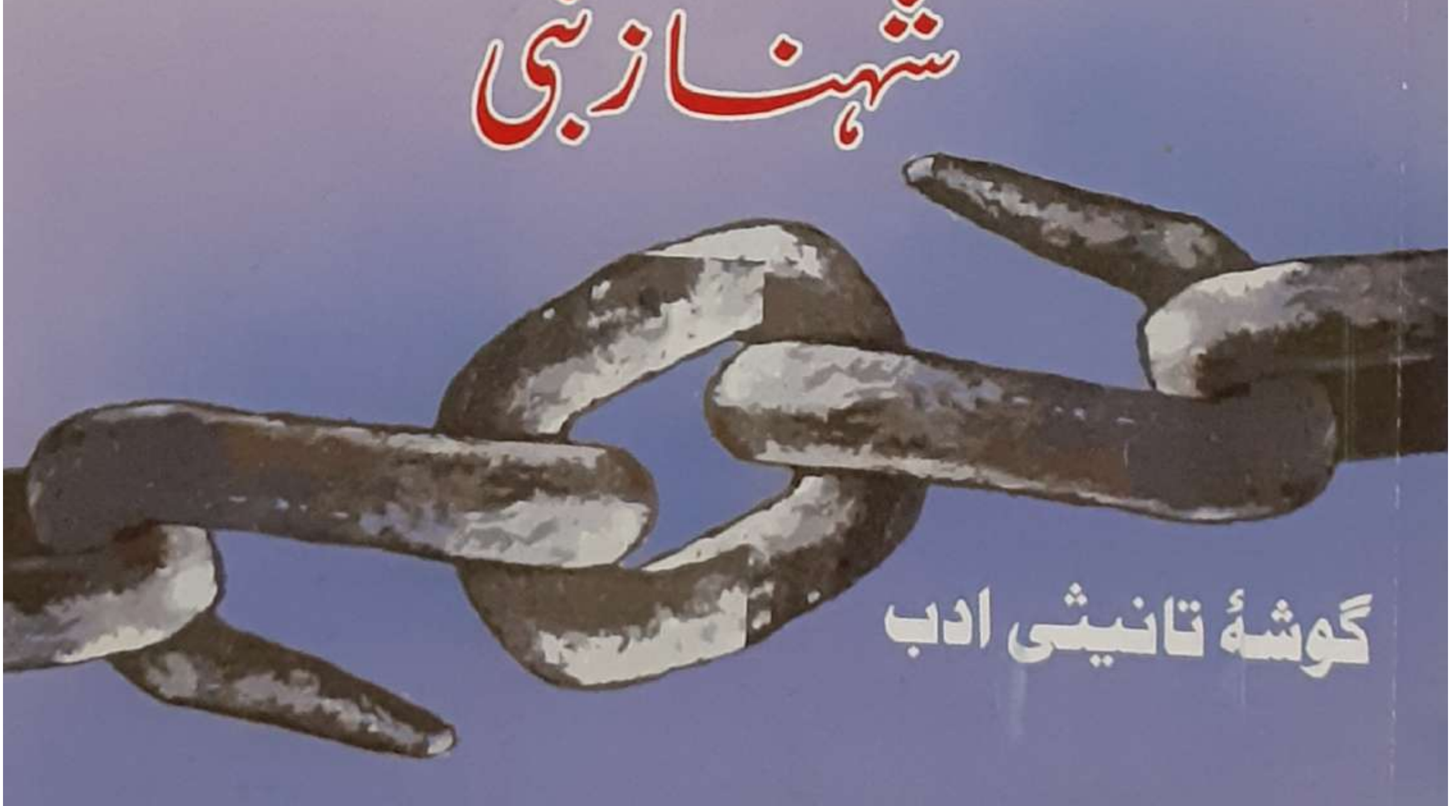

گوشۂ تانیثی ادب

فہرست

صفحہ نمبر

اداریہ

● بیادِ مجتبیٰ حسین

❖ برف کی الماری — 168

● بیادِ آصف فرخی

❖ جشنِ مرگِ انبوہ — 175

● مضامین

❖ داغ کی عظمت : معین الدین جینابڑے — 181

❖ اردو ناول: تشکیلات اور انتقاد : نسیم عباس احمر — 193

❖ مرگِ انبوہ: ذوقی کا شاہکار : یونس خان — 215

● سفر نامہ

❖ سفرنامۂ کشمیر جنت نظیر : شہناز نبی — 221

● خصوصی مطالعہ

❖ آغا شاہد علی کی شاعری : شہناز نبی — 229

● عالمی ادب

❖ مجہ قہف کی شاعری : ارشد مسعود ہاشمی — 236

● افسانے

❖ وجود : عبدالصمد — 247

❖ تتلیوں کا سفر : نور شاہ — 257

❖ دن : مظہر الزماں خاں — 262

تجزیہ : محبوب خان اصغر

عالمی ادب

مُهجَه قَحِف کی نظمیں

انگریزی سے اردو : پروفیسر ارشد مسعود ہاشمی
صدر شعبۂ اردو جے پرکاش یونیورسٹی، چھپرہ

مجھے ایک شخص پسند ہے، وہ جو میرے برتن دھوتا ہے
اپنے مردانہ ہاتھوں سے صابنی دائرہ بناتا ہوا
میرے خم دار نازک آبگینوں کی اطراف
باریک ترین ساقوں تک جھاگیں پھیلاتا ہوا

(ایک مرد جو میرے برتن دھوتا ہے: مہجہ قحف)

پروفیسر مُہجہ قحف کی ولادت شام کے شہر دمشق میں 1971 میں ہوئی تھی۔ مہجہ اور اس کے والدین تینوں ہی اعلیٰ تعلیم کے لیے ریاستہائے متحدہ میں اس وقت آگئے جب وہ تیرہ برس کی تھی۔ اس نے یونیورسٹی آف نیوجرسی سے 1994 میں تقابلی ادب میں ڈاکٹریٹ مکمل کرنے کے بعد دوسرے سال سے University of Arkansas میں مشرق وسطیٰ اور اسلامی مطالعات کی تدریس شروع کردی اور فی الحال اسی شعبے میں تقابلی ادب اور اسلامی مطالعات کی پروفیسر کے عہدے پہ فائز ہے۔ اس کی

تصانیف میں شاعری کے تین مجموعے Hagar، E-mails from Scheherazad اور Poems My Lover Feeds me Grapefruits شامل ہیں جن کی اشاعت بالترتیب 2003، 2016 اور 2020 میں ہوئی تھی۔ چند افسانوں کے علاوہ ایک معروف اسلامی تانیثی ناول The Girl in the Tangerine Scarf کی اشاعت بھی ہو چکی ہے۔

مہجہ قہف کی شاعری میں نوآبادیاتی عرب ڈسکورس، اور عرب و غیر عرب، مشرق و مغرب کی ثقافتوں کے تصادم کی بجائے ان میں اختلافات اور مشابہات کے پہلو ملتے ہیں۔ اس کی شاعری کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مذہبیت، اسلامی تاریخ، اسلامی شعرا اور اسلام سے مکمل وابستگی اور تاریخ اسلام کی طاقتور خواتین سے آشنائی کے عناصر بھی موجود ہیں جنہیں وہ عصر جدید کے مغربی اسلامی کلامیوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے پیش کرتی ہے۔ ایک جانب رمضان، عید، وضو، نمازیں، دینی استقامت اور کسی بھی ناسازگار صورتحال میں اسلامی عقائد پہ مکمل یقین و ایمان اور نفسانی جذبات کی فضا ملتی ہے تو دوسری جانب اسلامی تانیثیت کے معاصر کلامیوں سے وابستگی، اسلام کے پدرسری مزاج کی مخالفت بھی۔ مذہب اور عورت کی جنسیت کو مردوں کا سرمایۂ فکر ماننے کی مخالفت کے عناصر اس کی نظموں میں ایک شان بے نیازی کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ اس نے تاریخ اسلام کی تفسیری اور تعبیری روایات کے مرد اساسی عوامل پہ بھی لطیف طنز کیے ہیں۔ ان روایات سے وابستہ فقہائے کرام کی جماعت کو وہ 'فقہا کلب' یا مسلم اولڈ بوائز کلب کہتی ہے جن کی کاوشوں سے مرد ہمیشہ عورت کے مکمل وجود، اس کے فکر و عمل، جذبہ و احساس اور اس کے جسم کا بااختیار حاکم بنا رہا۔ مہجہ قہف کو اسلام میں جنسیت کے موضوع پہ بھی اختصاص حاصل ہے۔ اس کی نظموں میں مسلم عورتوں کی جنسیت کے پہلوؤں کو مذہبی تناظر اور نئے، معنی خیز استعاروں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

اولین مجموعے کی بیشتر نظموں کا تعلق ریاستہائے متحدہ میں مقیم مسلم خواتین کی زندگیوں اور مذہبی اعمال سے متعلق مغرب کے غلط تصورات و توہمات کے ازالہ سے ہے۔ اس میں شامل 'حجابی نظموں' میں مسلم عورت کی پوشاک اور اوباش امریکی لڑکیوں (punks) کا موازنہ کرتے ہوئے یہ دکھایا گیا ہے کہ ان میں سے کون زیادہ مہذب اور شائستہ ہے۔ My Babysitter Wears a Face Mask جیسی نظمیں یہ واضح کرتی ہیں کہ برقعہ یا خمار (چادر) میں لپٹی ہوئی اس کی کردار سلوئ اور دوسری امریکی لڑکیوں میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ اس نے اپنے جسم کو ڈھانپ رکھا ہے۔ اس قسم کی نظمیں

مذہبی اور مجبہ مسلم خواتین کو حیرت ونفرت سے دیکھنے کے مغربی انداز کے تناظر میں لکھی گئی ہیں۔ مجبہ قحف ان مسلم آزاد خیالوں کی مخالفت بھی کرتی ہے جو حجاب کو مسلم عورتوں کے لیے پس ماندگی کی وجہ مانتے ہیں۔ اس کے خیال میں حجاب مسلم عورتوں کے ذریعہ اپنی شناخت قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس مجموعے میں 'رمضان سلسلہ' کی نظمیں رمضان کی برکتوں، اللہ کے احکامات، عورتوں کی مذہبیت، لطیف جذبات اور جنسیت کو اس طرح اپنا موضوع بناتی ہیں کہ ان میں مسلم عورتوں کی جنسیت کے مغربی کلیشے اور مغربی اسلام ہراسی (اسلاموفوبیا) کا خاطر خواہ جواب مل جاتا ہے۔

شعری مجموعہ Hagar Poems (ہاجرہؓ پہ نظمیں) اسلامی تانیثیت کے ان کلامیوں سے براہ راست وابستہ ہیں جن میں حضرت سارہؓ، حضرت ہاجرہؓ اور حضرت ابراہیمؑ سے متعلق واقعات کو مردوں کی اطاعت، فرمانبرداری اور خواہشات پہ عورتوں کی اپنی تمام خواہشات کو قربان کر دینے کے مباحثے موجود ہیں۔ اس کا پیش لفظ پروفیسر امینہ ودود نے لکھا ہے۔ اس میں شامل نظمیں (عنوانات کا اردو ترجمہ) ہاجرہ، چاند پہ پہلی عورت؛ ہاجرہ امریکہ میں؛ سارہ کے نام ہاجرہ کا خط؛ ہاجرہ کی چپلیں؛ سارہ کا مصری روزنامچہ؛ نشوز آسیہ؛ بلقیس اور سلیمان؛ عائشہ کی مابعد تانیثیت؛ مرے دل کا سیاہ پتھر؛ بلال کی ماں جیسے عنوانات کی حامل ہیں۔ ان کے علاوہ بی بی خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، مریمؑ پہ بھی عصری تناظر میں لکھی نظمیں موجود ہیں۔ ان میں خالص اسلامی تاریخی روایات کے پس منظر میں عورت کے جذبہ واحساس کو محض عقائد کی بنیاد پہ نہیں، بلکہ تانیثی نقطۂ نظر سے پیش کیا گیا ہے۔ مجبہ کی ایک نظم جس کا تعلق سارہؓ اور ہاجرہؓ کی 'برقی خط وکتابت' سے ہے، میں عورتوں کے جذبات کی روشنی میں ان دونوں کے دلوں کی کیفیتوں کا اظہار ملتا ہے۔ اس کی چند سطریں ملاحظہ فرمائیں:

آہ، سارہ! تمہارے معالجے کے لیے برسہا برس درکار ہیں
کیا تم اقرار نہیں کرسکتیں کہ مرے ساتھ جو اس کا سلوک تھا وہ بہیمانہ تھا؟
اقرار کرلو، بس ایک لمحہ کے لیے، ہی سہی
ایسا نہیں کہ اس کے سبب تم اس سے متنفر ہو جاؤ گی ہمیشہ کے لیے

ان میں ایسی نظمیں بھی ہیں جن میں ہاجرہؓ کی دربدری کو عورتوں کی ہجرت (مثال کے طور پہ خود مجبہ کی ہجرت) کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے۔

اپنے تیسرے مجموعۂ کلام میں مجبہ قحف نے مسلم عورتوں کی جنسیت سے متعلق مغربی دانشوروں

کی سامراجی فکر اور مسلم علمائے کرام کے عورت کے جسم پہ پہروں کی شدید مخالفت کرتے ہوئے ان اسلامی تانیثیت پسند کلامیوں کی حمایت کی ہے جو اسلامی روایتوں میں نسائی جسم کو سیاست، ملک اور ملک کا مرکز بنادینے کی مخالفت میں ظہور میں آئے ہیں۔

مہجہ قحف کی نظموں کے ترجمے عربی، ترکی، جاپانی، اطالوی اور فرانسیسی میں ہو چکے ہیں۔ وہ بارہا Pushcart Prize بھی حاصل کر چکی ہے۔ درج ذیل نظموں کا ترجمہ اس کی اجازت سے کیا گیا ہے۔

1۔ مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے

میری چھاتیاں نہ چاہ ہیں نہ جبل کوئی
نہ بدر ہیں نہ ہی احد

میری چھاتیاں نہیں چاہتیں انقلاب کی قیادتیں
نہ ہی اسیر جنگ بننا انہیں گوارہ
میری چھاتیوں کو عفو عموی کی ہے جستجو، رہا کروانہیں
کہ دودھ سے لبریز نوک پستاں کی عظمت سے سرشار ہولوں
کہ انہیں اپنے عشق شیریں کو پیش کردوں
ان پہ تمہارے کسی پرچم و علم کے بغیر

مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے
نہ میرے بال مقدس یا ارزاں
نہ تمہاری بے نظمی ان کے باعث
نہ تمہارے لیے ان میں راہ نجات
گندھے بنا ہوا میں اگر لہراتے بھی ہیں
مرے بالوں سے نہ ترقی کوئی نہ ہی آب شفاف

کی سامراجی فکر اور مسلم علمائے کرام کے عورت کے جسم پہ پہروں کی شدید مخالفت کرتے ہوئے ان اسلامی تانیثیت پسند کلامیوں کی حمایت کی ہے جو اسلامی روایتوں میں نسائی جسم کو سیاست، ملک اور ملک کا مرکز بنادینے کی مخالفت میں ظہور میں آئے ہیں۔

مجہ قحف کی نظموں کے ترجے عربی، ترکی، جاپانی، اطالوی اور فرانسیسی میں ہو چکے ہیں۔ وہ باوقار Pushcart Prize بھی حاصل کر چکی ہے۔ درج ذیل نظموں کا ترجمہ اس کی اجازت سے کیا گیا ہے۔

1۔ مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے

میری چھاتیاں نہ چاہ ہیں نہ جبل کوئی
نہ بدر ہیں نہ ہی احد

میری چھاتیاں نہیں چاہتیں انقلاب کی قیادتیں
نہ ہی اسیر جنگ بننا انہیں گوارہ
میری چھاتیوں کو عفو عمومی کی ہے جستجو، رہا کروانھیں
کہ دودھ سے لبریز نوک پستاں کی عظمت سے سرشار ہولوں
کہ انہیں اپنے عشق شیریں کو پیش کردوں
ان پہ تمہارے کسی پرچم و علم کے بغیر

مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے
نہ میرے بال مقدس یا ارزاں
نہ تمہاری بے نظمی ان کے باعث
نہ تمہارے لیے ان میں راہ نجات
گندھے بنا ہوا میں اگر لہراتے بھی ہیں
مرے بالوں سے نہ ترقی کوئی نہ ہی آب شفاف

نہ ہی غنیموں سے ان سے تحفظ کوئی
یہ گندھے ہوں، سورج کے لیے بنے ہوں ڈھال تب بھی
اپنے ہاتھوں سے میرے بال نہ الجھاؤ اب
کہ شانہ کرلوں مسرور ہولوں
تدہین کرلوں، مفتخر ہولوں
بکھیر دوں سینۂ عشق شیریں پہ اپنے

مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے
مرا باغِ شخصی نہیں کشت تمہاری
مری رانیں تمہارے شہر زریں کو جاتی شہراہوں کی شارع عام نہیں ہیں
مرا شکم تمہارے ذخیرۂ گندم کی کوٹھی نہیں ہے
مرا رحم تمہاری افواج کا پالنا نہیں
نہ ہی یہ وطن کے سفر کا سفینہ تمہارا
مجھے اپنے سرسبز جنگلوں میں چمکتی جھیلوں
کی دریافت کے لیے چھوڑ دو
کہ ان کے پانیوں کی طاقت کو بوجھ لوں
اپنے عشق شیریں کے شہد یا شراب سے
اپنے کاسہ وجام کا بھرنا نہ بھرنا مجھی پہ رکھو

نئی دنیا اپنا سر ابھارے گی جب تو کیا تمہاری ہی جھلیاں پھٹیں گی؟

مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے
اپنے ہاتھ وہاں رکھنے کی جسارت تمہیں کیسے ہوئی
جب اس کی اجازت کبھی میں نے دی ہی نہیں

کیا خدا نے دی ہے اجازت
کہ تم اپنے ہاتھ وہاں رکھو؟

مرا جسم تمہاری رزم گاہ نہیں ہے
دست بردار ہو جاؤ مشرقی محاذوں سے اور مغربی سے
ان اسلحوں، محاصروں سے
کہ میں زمیں کرسکوں تیار
بنفشہ و شبدر کی نسل نو کی
کہ جشن منا سکوں اپنے عشق شیریں کے ساتھ
اس بہار اور اس کے تماشۂ حسن کا

2۔ مرطوب پاکدامنی

(ولادۃ بنت المستکفی (ا) سے متاثر ہوکر)

اتنے مردوں کے ساتھ مباشرت کی ہوتی میں نے
اگر ایک کے تئیں مکمل خودسپردگی نہ ہوتی
رحمٰن ورحیم کے نام کا واسطہ
اگر یہ نگوڑی پاکدامنی بہشت کا سبب بن جائے میرے لیے
تو وہاں شیر وشہد کے دریاؤں کے کنارے بیٹھے مردوں کی طلب ہوگی مجھے
اف خدایا، لحیم شحیم ٹانگوں پہ کھڑے
وہ قہوہ رنگ جیسے کٹے مصری
مری نوجوانی کی مجللمسجد کی عالیشان سیڑھیوں کو سنبھالتے ہوئے وہ ستون
یاد ہے تمہیں؟
Hell's Kitchen کا فہ (۲) کا وہ غمزدہ چہرے والا اسفاردی (۳) موسیقار
ایسا ہوتا کہ اپنی چست انگلیوں سے

اور جو بھی فرشتے ارتباط جنسی کے ہیں ذمہ دار
ان سے کہہ دے کہ بہشت کی اس ضخیم سیاہ کتاب میں
درج کرلیں مرے زمینی تحمل کے سب میوہ جات ممنوعہ
کچھ بھی نہ چھوٹے ان سے
اور شاد کامیوں سے مزین بخششیں عطا ہوں مجھے
چھلّی پہ لپٹے مکئی کے ریشمی دانوں کی مانند
حقا، حقا، حقا، حقا

3۔ایک دوسرے کے لیے لباس

(ھُنَّ لِبَاسُ لَکُم وَ اَنتُم لَباس لَھُنَّ ...قرآن کریم)

اگر وہ میرا لباس ہے، کیسا لباس ہے وہ؟
ممکن ہے اس کا حریری وجود اپنے شکم پہ پھیلالوں
عورت ہوں میں اور صدیاں لگی ہیں
اس کے لیے میری خواہش کے علاوہ
اپنی خواہشوں کو نام دینے میں
کیا وہ قدیم مصری پنبۂ آراستہ ہے؟
اس کا عقب گردن بیگانہ سا، زریں، خلیفائی زربفت
وہ کاریگروں کے ہاتھوں سے بنایا درشت پشم
وہ میری کمر سے لپٹا ململوس ململ۔ اگر وہ میرا لباس ہے
تو کیسا لباس ہے وہ؟

ہم حریر گلدار و مشجر باہم بُنے ہوئے، ایک دوسرے کے لیے مناسب
ہمیں باہر نکال کر خدا عطا کرتا ہے خواہشیں اور بہاریں
کہ یزدانی سوزن کاری سے اپنے بدن کی طرحیں کھوجیں

ہم سنورتے ہیں، الجھتے ہیں۔ کیا وہ عنبر دینی (۷) ہے،
سیدھا ستھرا، جسے اپنی چھاتیوں کا تکیہ بنا دوں؟ اگر وہ میرا لباس ہے
تو کیسا لباس ہے وہ؟

4۔ رمضان S & M (۸)

قہوہ اور نیند سے محروم
پہلا دن اور میں لڑکھڑاتی ہوئی
میرا چہرہ میرے جوتوں پہ الجھتا ہوا
رمضان، تم یوں کیوں کرتے ہو میرے ساتھ؟
دوسرا دن، میں خستہ حال
شہوت سے بھری متعفن سانسیں
اک جھنجھوڑا اور اک جام کا اضطراب
میرے منہ میں چمڑے کے جوتوں کا مزہ
رمضان، میں نے کب کچھ بگاڑا تمہارا؟
جسم اپنے لزوم کے لیے مائل بہ فغاں
اگر روٹی اور مقاربت اور چوکلیٹ کچھ بھی نہیں پا سکتی
سونے تو دو کم از کم
اس پناہ کے خلاف بھی تازیانے رمضان کے
رمضان کی ہر گذرتی ساعت کے ساتھ
ہر اک روزا سیری کے بعد
ساری اشتہائیں پژمردہ
سسکیوں میں لپٹی ہوئیں
یہاں تک کہ

میری قوت ارادی
تمہارے سنگ گراں سے مضبوط ہوتی ہوئی
رفعت حاصل کرتی ہوئی، تیز دھار دار بنتی ہوئی
رمضان، تم سادیت، مزوکیت پسند
گاڑی بان، مجھے خود سے پیار نہ کرنے دو
نفس پر تسلط کے جشن
اور بسط تنہائی کے اس مرحلے میں

5۔ میرا محبوب مجھے چکوترا (۹) کھلاتا ہے

پہلے وہ چکوترے کو چھیلتا ہے
لہروں سے بنتے چھلکوں سے پھوٹتی خوشبو
نینوا کے معلق باغات جیسے
پھر وہ ذرہ ذرہ سفید دھاریاں کھرچ کر
اک ڈھیر لگا دیتا ہے
جیسے ریشہ ریشہ بند شکم
چھری جوں چرخ کھرچتی ناچتی
ننھی محراب بڑھتی ہوئی
یاں تک کہ چکوترا برہنہ
پھر نرم و نازک پوستے ہٹاتا وہ
چکوترے کی گلاب جیسی چمک والی قاش نمایاں کرتے ہوئے
اس کی مرطوب تہیں ہٹاتے ہوئے
اس کی انگلیوں کے درمیاں
میری جانگھوں کی قاشیں سہی سہی الٹتی پلٹتی
مری نوک زباں اس کی ہتھیلیوں سے

ننھے بچوں کو چنتی ہوئی

ہر لقمۂ غذا تخم مقدس، لغزندہ لغزندہ۔

حواشی:

۱۔ قرطبہ کی کنواری شہزادی جو نامور نفسانی شاعرہ بھی تھی۔

۲۔ Cafe

۳۔ Sefardic۔ ہسپانوی یا پرتگالی نسل کے لوگ۔ عبرانی لفظ سفارد (ہسپانیہ) سے مشتق۔ دولت عثمانیہ میں ان کی اچھی آبادی موجود تھی۔

۴۔ گھانا کا۔ Ghanaian۔

۵۔ Ice Blonde

۶۔ Viking

۷۔ Gabardine۔ کپڑے کی ایک قسم۔

۸۔ Sadomasochism

۹۔ Grapefruit۔